"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

وفا ۱۳۵۸ ہش　　جولائی ۱۹۷۹ء

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ (۱۸۳۵-۱۹۰۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۵ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ شمارہ ۷

وفا ۱۳۵۸ ہش

جولائی ۱۹۷۹ء

اداریہ

ہستی باری تعالیٰ

(نور الدین منیر ایم۔اے)

اس زمانہ کا عظیم ترین واقعہ نہ ایٹم بم کی ایجاد ہے نہ انسان کی خلائی سفر میں کامیابی اور چاند کی سرزمین پر اس کا ورود بلکہ عظیم ترین واقعہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی مسعود کا یہ زندگی بخش اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اس نے مجھ سے باتیں کی ہیں اور میرے لئے ہزاروں فوق العادت نشان دکھلائے ہیں۔ اس نے مجھے بتلایا ہے کہ اس کی رحمت کے دروازے اب بھی ان کیلئے کھلے ہیں جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہیں اور جو اپنے ہر قول و فعل کو قرآن شریف کی تعلیمات کے عین مطابق بنا لیتے ہیں۔ وہ خدا اب بھی اپنے اور اپنے رسولؐ کے سچے محبوں سے کلام کرتا اور ان کی تائید کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔

انسان خدا کو بھول چکا تھا اس کے نزدیک یہ وسیع کائنات خود بخود ہی پیدا ہوئی اور خود بخود ہی ارتقائی منازل طے کر رہی ہے۔ اس کے ماورا نہ کوئی خدا ہے نہ انسانی روح جسے اپنے خالق کے آگے اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہونا ہے۔ اس صدی میں یہی فلسفۂ زندگی عام طور پر اپنا لیا گیا تھا الحاد و دہریت کی تحریکیں انسان کو خدا سے دور لئے جا رہی تھیں کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ذاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجربہ کی بناء پر انسان کو پھر خبردار کیا کہ اُس کی سوچ حقیقت سے بہت دُور نکل گئی ہے اور کہ خدا تعالیٰ کی ہستی جس کا وہ انکار کر رہا ہے برحق ہے۔ اِس طرح آپ نے عالمی معاشرہ کا رُخ پھر دہریت سے خدا پرستی کی طرف موڑنے کا بیڑا اُٹھایا۔ آپ نے اپنی زندگی میں بارہا چیلنج دیا کہ جس کسی کو خدا کے موجود ہونے میں شک ہے وہ میرے پاس آکر کچھ دن بسر کرے اس کی تسلی کے لئے خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے نشان دکھائے گا۔ بہت لوگوں نے اِس سے فائدہ اٹھایا اور حضورؑ کی صحبت سے مستفید ہو کر خدا کی ہستی کے نشان دیکھے۔

یہ سوال کہ آیا خدا ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کیا وہ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے یا نہیں ابتدائے آفرینش سے ہی انسان کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ تمام انبیاء کا مشن بھی یہی تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی منوائیں۔ اِس دَور کا اہم ترین سوال بھی یہی ہے کہ کیا خدا ہے یا نہیں کیونکہ خدا کی ہستی تسلیم کرنے کی صورت میں ہی انسان اپنی زندگی اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق بسر کرنے کی ذمہ واری قبول کرتا ہے ورنہ جس طرح اِس کا جی چاہے۔ وہ گمراہی میں بھٹک کر اپنی خداداد صلاحیتوں کو ضائع کرتا ہے اور انسانی معاشرہ کی پستی کا موجب بنتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوریٰ ہے۔ ہمارے ظاہری حواس اس کی ہستی پر یقینی دلیل قائم کرنے سے عاری ہیں۔ آج کل کے پراپیگنڈے سے نوجوانوں کے ذہنوں میں صدہا قسم کے شکوک پیدا ہو چکے ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ اِن شکوک کا ازالہ کیا جائے اور ہستی باری تعالیٰ پر محکم دلائل نوجوانوں کے سامنے لائے جائیں تا ان کی بے یقینی ختم ہو اور ان کا دل خدا تعالیٰ کے موجود ہونے کے بارے میں یقین سے بھر جائے اور وہ اپنے آپ کو صفاتِ الٰہی کے رنگ میں رنگین کرنے کی طرف توجہ کریں۔

اِس غرض کے پیشِ نظر ہم اِس شمارہ کے انگریزی حصہ میں قسط وار "ہمارا خدا" کا انگریزی ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ "ہمارا خدا" حضرت مرزا البشیر احمد صاحب ایم۔ اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہے اور اِس میں انہوں نے جہاں مغربی فلسفہ سے پیدا شدہ شکوک کا ازالہ کیا ہے وہاں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کی جلوہ گری کے متعلق مثبت دلائل بھی پیش فرمائے ہیں۔ خدا کرے یہ سلسلہ بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ آمین

بعد خدا دے عشق محمدؐ دائیں ہاں متوالا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام کا منظوم پنجابی ترجمہ

از جناب عبد الحمید صاحب آصفؔ

محترم عبد الحمید صاحب آصفؔ درثمین فارسی کے ۱۳۲۰ اشعار میں سے ۱۲۶۰ اشعار کا پنجابی نظم میں ترجمہ کر چکے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اِس کام کو کما حقہٗ مکمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے اور اسے پنجابی حلقوں میں مقبول بنائے۔ آمین (ایڈیٹر)

فارسی کلام	منظوم پنجابی ترجمہ
۱۔ بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم	۱۔ بعد خدا دے عشق محمدؐ دائیں ہاں متوالا جے ایہہ کفر ہیں کافر پکا۔ شاہد حق تعالےٰ
۲۔ آں شہِ عالم کہ نامش مصطفیٰؐ سیّدِ عشاقِ حق شمس الضحیٰؐ	۲۔ پاک محمدؐ سرور عالم۔ سب خلقت دے آقے عاشق رہدے اوہدے خادم سورج بن کے چمکے
۳۔ آنکہ بحرِ زندگی آبِ روان در معارف ہمچو بحرِ بیکراں	۳۔ چشمہ آب حیاتی والا اوہدا نور پیارا بحر معارف والا نہ کوئی جس دا حد کنارا
۴۔ آنکہ جملہ انبیا در استاں خادمانش ہمچو خاک آستاں	۴۔ غوث قطب صدیق کروڑاں لکھاں نبی پیارے دروازے دی مٹی دا نگوں اوہدے نوکر سارے
۵۔ آنکہ مہرش مے رساند تا سما میکند چوں ماہِ تاباں در صفا	۵۔ جہدی محبت بندے نوں اسماناں تیک پہنچاوے وچ صفائی چن دے وانگوں لشکاوے چمکاوے
۶۔ در شبے پیدا شود روزش کند در خزاں آید دل افروزش کند	۶۔ راتیں جیکر آوے تے راتاں نوں دن کر جاوے پت جھڑ موسم دیوچ آکے نویں بہار دکھاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے سوالات اور انکے جوابات

(از محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف)

سوال :- نبی چونکہ شہید ہوتا ہے اسلئے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔ اسی طرح تمام انبیاء کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر مرزا صاحب نبی تھے تو ان کی وفات بھی شہادت ہوئی۔ اور شہید ہونے کی وجہ سے ان کی نماز جنازہ نہ ہوئی لیکن ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔

الجواب :- شہید اسلام میں کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شہید وہ مومن ہوتا ہے جو میدانِ جنگ میں دشمنوں کے ہاتھ سے قتل ہو جائے۔ دوسرا شہید وہ ہوتا ہے جو اپنے علم و عمل سے اسلام کے دین برحق ہونے پر شاہد ہو۔ انبیاء علی العموم زندہ شہید تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی زندگی میں زندہ شہید تھے۔ مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی زندگی میں زندہ شہید تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ کی نماز جنازہ سب مہاجرین و انصار حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں تک نے پڑھی تھی۔ گروہ در گروہ لوگ حجرہ شریف میں داخل ہوتے اور جنازہ پڑھ کر دوسرے دروازہ سے باہر نکل جاتے رہے اسی طرح سب مسلمانوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ پڑھنے کا موقع میسر آیا۔ مقتول شہید کا جنازہ پڑھنے کی بھی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک اجازت ہے گو امام شافعی اور امام احمد مقتول شہید کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں سمجھتے۔

ائمہ میں اختلاف کی وجہ

یہ اختلاف ائمہ میں شہدائے اُحد کے جنازہ نہ پڑھنے اور پڑھنے کے بارہ میں دو مختلف حدیثوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

صحیح بخاری جلد اوّل مطبوعہ مطبع مصطفائی لاہور کے صفحہ ۱۶۹ پر یہ دو حدیثیں اِس طرح "باب الصلوٰۃ علی الشہید" کے ذیل میں وارد ہیں۔

حدیث اوّل کے الفاظ یہ ہیں :-

عن جابر بن عبد اللہ قال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كان النّبی صلی اللہ علیہ
وسلم یجمع بین رجلین
من قتلیٰ اُحد فی ثوب
واحد ثم یقول ایّھم
اکثر اخذ القراٰن فاذا
اشیر الیٰ احدٍ قدّمہٗ فی
اللّحد فقال اَنا شھیدٌ
علیٰ ھٰؤلاءِ یوم القیامۃ
وامر بدفنھم فی دمائھم
ولم یغسلوا ولم یصلّ
علیھم۔

ترجمہ:۔ جابر روایت کرتے ہیں کہ احد کے شہیدوں میں سے دو دو آدمیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں اکٹھا کرتے پھر فرماتے ان میں زیادہ قرآن مجید کسے یاد ہے۔ جب کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ اسے لحد میں پہلے داخل کرتے پھر فرمایا مَیں ان لوگوں پر قیامت کے دن گواہ ہوں اور حضور نے ان کو ان کے خونوں میں ہی دفن کا حکم دیا اور نہ انہیں غسل دیا گیا نہ ان پر جنازہ پڑھا گیا۔

حدیث دوم کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن عقبۃ بن عامرٍ انّ النّبی
صلی اللہ علیہ وسلم خرج
یومًا فصلّی علیٰ اھل اُحدٍ
صلاتہٗ علی المیّت ثمّ
انصرف الی المنبر فقال
انّی فرطٌ لکم وانا شھیدٌ
علیکم وانّی لانظر الیٰ
حوضی الاٰن وانی اُعطیت
مفاتیح خزائن الارض
او مفاتیح الارض وانّی واللہِ
ما اخاف علیکم ان تشرکوا
بعدی ولکن اخاف علیکم
ان تنافسوا فیھا۔

ترجمہ:۔ عقبہ بن عامر مروی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (گھر سے) باہر نکلے پس آپ نے احد والوں پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میّت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ لوٹ کر منبر کی طرف آئے اور فرمایا مَیں تمہارے لئے فرط (آگے جا کر پانی مہیّا کرنے والا) ہوں مَیں تم پر گواہ ہوں۔ مَیں اپنے حوض کو اسی وقت دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں یا زمین کی چابیاں دی گئی ہیں۔ اور مَیں خدا کی قسم اِس بات سے تمہارے متعلق نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ تمہارے متعلق اِس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم اس (مالِ دُنیا) میں رغبت کرنے لگو۔

پہلی حدیث سے ظاہر ہے اُحد کے شہداء کو نہ غسل دیا گیا نہ ان کا جنازہ پڑھا گیا۔

یہ حدیث حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ دوسری
Digitized by Khilafat Library Rabwah
حدیث جو عقبہ بن عامر سے مروی ہے اس میں
وارد ہے کہ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے شہدائِ اُحد کا اسی طرح جنازہ پڑھا جس طرح
میت کا جنازہ پڑھا جاتا ہے۔ ان دونوں حدیثوں
کی بناء پر علمائِ اُمت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
چنانچہ صحیح بخاری کی انہی دو حدیثوں پر صفحہ ۱۷۹ پر
حاشیہ ۶،۵ درج ہے جس کا صرف ترجمہ درج
کر دیتا ہوں۔

حاشیہ ۵ میں لکھا ہے امام بخاری
کے قول باب الصلوٰۃ علی الشہید کے متعلق
الطیبی نے کہا ہے کہ باب مطلق ہے اس میں حکم
کی تقیید نہیں کی گئی کیونکہ وہ اس باب میں دو
حدیثیں لائے ہیں ایک نفی جنازہ پر دلالت کرتی
ہے اور وہ جابرؓ کی حدیث ہے اور دوسری
جنازہ کے اثبات پر دلالت کرتی ہے اور وہ
عقبہ بن عامر کی حدیث ہے اور یہاں سے ہی
اختلاف پیدا ہوا ہے۔ شافعی، مالک احمد و
اسحاق کا ایک روایت کے مطابق یہ مذہب ہے
کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جائے انہوں نے
جابر کی حدیث سے حجت پکڑی ہے جو حدیث
کہ باب میں مذکور ہے اور ابن ابی لیلی اور
عبیداللہ بن الحسن اور سلیمان بن موسیٰ اور سعید
بن عبدالعزیز اور اوزاعی و الثوری اور
ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور احمد کے
متعلق ایک روایت میں اور اسحاق کے متعلق
ایک اور روایت میں ہے کہ شہید کا جنازہ پڑھا
جائے اور یہی قول اہلِ حجاز کا بھی ہے انہوں
نے اِس باب کی حدیث عقبہ بن عامر سے مروی
سے حجت پکڑی ہے۔ یہ سارا بیان علامہ العینی
کا ختم ہوا اور ابوداؤد کی مرسل حدیثوں میں
عطا بن ابی رباح سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُحد کے مقتولین کا جنازہ پڑھا۔ اس کا
ابن الہمام نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث
جابرؓ کی حدیث کی ہمارے نزدیک مخالف ہے
اور اسے اس لئے ترجیح حاصل ہے کیونکہ وہ
ایک امر کو ثابت کرتی ہے اور جابرؓ کی حدیث
نفی کرتی ہے،

حاشیہ ۶ صلی علی اھل احد
پر امام نووی نے کہا ہے کہ احد والوں پر صلوٰۃ
کے معنی یہ ہیں ان کے لئے دعا کی علامہ العینی نے
کہا ہے یہ بات ان معنی سے عدول ہے جن پر
وہ لفظ مشتمل ہے (کیونکہ الفاظ یہ ہیں کہ میت
والی صلات پڑھی) غرض نووی کی اس بارہ میں
اپنے مذہب پر چلانا ہے اور یہ انصاف نہیں
ہے۔ امام طحاوی نے کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کی اس صلوٰۃ کے صرف تین معنی ہی ہو سکتے
ہیں۔ یا تو یہ پہلے حکم کی ناسخ ہے جیسا کہ پہلے بیان
ہوا۔ یا پھر یہ ان کا طریق ہے ان کا جنازہ اتنی
مدت کے بعد پڑھا جائے۔ یا پھر شہداء پر نماز

جنازہ جائز ہے بخلاف غیر شہداء کے کہ ان کے لئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
واجب ہے۔ اور ان تینوں صورتوں میں سے
کوئی صورت بھی ہو۔ شہداء کی نماز جنازہ ثابت
ہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہوا کہ اصناف کے
ائمہ کے نزدیک شہید کا جنازہ پڑھنا جائز بہر حال
ہے ممنوع اور حرام نہیں۔

میرے نزدیک ممکن ہے کہ شہدائے
احد کا دفن سے پہلے جنازہ پڑھنے میں اس
وقت کوئی وجہ اضطرار موجود ہو۔ اور جنگ کے
بعد امن کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ان کا جنازہ پڑھنے سے یہ تو ثابت ہے کہ
شہید کا جنازہ پڑھنا اولیٰ ہے اور ترک جنازہ
اولیٰ نہیں۔ تبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہلے اضطرار کی وجہ سے جنازہ نہ پڑھا جانے کی
وجہ سے بعد میں پڑھ کر تلافی فرما دی۔ والعلم
الحقیقی عند اللہ۔

اب باقی رہ گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
یا انبیاء کے جنازہ پڑھا جانے یا نہ پڑھا جانے
کا مسئلہ۔ سو واضح ہو کہ انبیائے سابقین
کے زمانہ میں تو شریعتِ محمدیہ میں جو جنازہ کا حکم
موجود ہی نہیں تھا تو ان کے ہماری شریعت
کے مطابق جنازہ پڑھا جانے کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ
پڑھا جانے کا سوال سو حدیثِ نبوی سے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھا جانا ثابت ہے
چنانچہ مسند احمد بن حنبل جلد ۵ میں عبد اللہ کی
احادیث میں ابو عسیب کی حدیث مذکور ہے
جس کے الفاظ یہ ہیں :-

قال بهز انه شهد الصلوٰة
على رسول الله قالوا كيف
نصلي عليه قال ادخلوا
ارسالًا ارسالًا قال وكانوا
يدخلون من هذا الباب
فيصلون عليه ثم يخرجون
من الباب الأخر۔

ترجمہ :- بھز نے کہا کہ ابو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ کے
وقت موجود تھے صحابہؓ نے کہا ہم آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کا جنازہ کس طرح پڑھیں تو
ابو عسیب نے کہا جماعت در جماعت ہو کر۔ اس نے
کہا کہ لوگ اس دروازے داخل ہوتے تھے
اور آپؐ کا جنازہ پڑھتے اور دوسرے دروازہ
سے نکل جاتے تھے۔

شیعوں کی کتاب "حیات القلوب" میں
ہے کہ دس دس اشخاص کمرہ میں داخل ہو کر جنازہ
پڑھتے تھے حتّٰی لم یبق من المهاجرين
والانصار الا وقد صلّى عليه یہاں تک
کہ مہاجرین و انصار میں سے کوئی باقی نہ رہا
جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہ پڑھا ہو۔

پس معترض نے سادہ لوحی سے بلا تحقیق
یہ خیال کر لیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
جنازہ نہیں پڑھا گیا کیونکہ نبی شہید ہوتا ہے
اور شہید کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حالانکہ شہید
کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا بھی جنازہ پڑھا گیا۔ لہٰذا مسیح موعود
کا جنازہ پڑھا جانا آپ کی نبوّت میں حارج
نہیں ؂

ماہنامہ تحریک جدید خود بھی خریدیں
اور دوسروں کے نام بھی جاری کروائیں

پبلشر :- عبداللطیف خان
Digitized by Khilafat Library Rabwah
پرنٹر :- سید عبدالحی
مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید
دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ۔
تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ
رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶
فون نمبر :- ۶۷۸

*

کتابت :- حمید الدین

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اَب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ؛ ربوہ فون نمبر ۶۳۸
نگران :- حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
پاک ٹمبرز
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون دکان ۶۲۶۱۸
فون رہائش ۵۳۵۰۰
کو یاد رکھیں

آخری قسط

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر و مبلغ انچارج گھانا کے ایمان افروز حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(تلخیص غلام باری سیف)

خدا تعالیٰ کی تائید

نومبر ۱۹۴۳ء میں ایک اور کوشش معلم صالح اور جماعتِ احمدیہ WA کے دیگر ممبران کو WA گاؤں سے باہر نکالنے کی مخالفینِ احمدیت کی طرف سے کی گئی اور پے در پے حملے جماعت پر کئے گئے تو اس پر مجھے میرے مشیر قانونی نے مشورہ دیا کہ میں ایک PETITION گورنر گولڈ کوسٹ کو لکھوں جس میں ان تمام تکالیف کا ذکر کروں جو کہ سالہا سال سے احبابِ جماعتِ احمدیہ WA گاؤں میں برداشت کرتے چلے آرہے ہیں اور مجھے یہ بھی مشورہ دیا کہ اس کی تین کاپیاں کی جائیں ایک گورنر کو اور دو نقول آپ اپنے پاس رکھیں۔ اگر گورنر نے آپ کی PETITION پر توجہ نہ دی تو پھر آپ ایک نقل اپنے پاس رکھیں اور ایک مکرم مولوی جلال الدین شمس کو لندن بھیج دیں تاکہ وہ وہاں پارلیمنٹ کے کسی ممبر کے ذریعہ آپ کی یہ PETITION پارلیمنٹ میں پیش کروا دیں۔

میری PETITION کے بھیجنے کے چھ ماہ بعد ایک دن مجھے اپنے مشیر قانونی کی طرف سے کیپ کوسٹ سے فون آیا اور مجھے ٹیلی فون پر کہا کہ آپ کو مبارک ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ کس بات کی مبارک؟ اس نے کہا کہ حکومت کی طرف سے آپ کو وہی تبلیغی مراعات مل گئی ہیں جو کہ دوسرے مشنوں کو اس ملک کے شمالی علاقہ میں حاصل ہیں۔ اس سے قبل NORTHERN علاقہ میں تبلیغی مراعات حاصل نہ تھیں۔

احمدیوں کی تعداد میں اضافہ

اس واقعہ کے بعد ستمبر ۱۹۴۴ء سے اکتوبر ۱۹۵۱ء تک WA میں امن رہا لیکن اس کے بعد کبھی کبھی مخالفت کی چنگاری بھڑکتی۔ پھر نومبر ۱۹۵۹ء میں مخالفینِ احمدیت نے احمدیوں پر تلواروں اور تیروں سے حملہ کر دیا۔ احمدیوں نے اپنے آپ کو بچانے کی پوری کوشش کی اور پھر یہ معاملہ عدالت میں جا کر ختم ہوا۔

WA کی جماعت کی ترقی جاری رہی اور
Digitized by Khilafat Library Rabwah
جنوری ۱۹۶۱ء میں WA جماعت کی تعداد
۲،۵۰۸ ہوگئی۔

عالیشان مسجد کی تعمیر

چنانچہ WA جماعت نے ۹،۷۰۰ پونڈ خرچ کرکے ایک عالیشان پختہ مسجد تعمیر کر لی۔ ۲۹ جنوری ۱۹۶۱ء بروز اتوار اس کا افتتاح ہوا جس میں گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران اور دیگر احباب کو مدعو کیا گیا۔

مبلغین کی غانا میں آمد اور میری واپسی

۱۹۴۶ء میں دو مبلغین ملک احسان اللہ صاحب اور مولوی عبدالخالق صاحب مرکز سے گولڈ کوسٹ پہنچ چکے تھے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۶ء کو مولوی عبدالخالق صاحب فاضل کو جماعت گولڈ کوسٹ کا چارج دیا

جنگِ عظیم دوم کی وجہ سے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مشن پر مالی مشکلات تھیں اور تحریکِ خاص کے ذریعہ چندہ جمع کرکے مشن کا کام چلایا جاتا تھا لیکن تاہم مشن کے اخراجات پورے کرنے کے بعد اور تمام دیرینہ قرضہ جات مشن کے ادا کرنے کے بعد خاکسار ایک ہزار پونڈ FIXED DEPOSITE میں جمع کرکے بذریعہ لاری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے پہلی بار ۱۴ ستمبر ۱۹۴۶ء کو اکرا سے روانہ ہوا۔ احبابِ جماعت نے بکثرت سالٹ پانڈ جمع ہو کر مجھے الوداع کہا۔ جماعت نے مجھے پچاس پونڈ راستہ کے اخراجات کے لئے دیئے۔ میں نے جماعت سے یہ رقم لینے سے انکار کیا لیکن بار بار اصرار کی بناء پر میں نے یہ رقم لے لی۔ میرا یہ خشکی کا سفر نہایت ہی دشوار گزار تھا۔ راستہ میں تین تین چار چار دن تک پانی نہیں ملتا تھا کیونکہ صحرائی علاقہ تھا اور ایسے ہی تین تین چار چار دن تک بغیر کھائے پیئے سفر کرنا پڑا۔ اس راہ پر چلتے ہوئے مسافر اپنے پاس پانی کے مشکیزے رکھتے ہیں جو لاریوں کے ساتھ باندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک موقع پر کسی شخص نے میرا مشکیزہ چرا لیا۔ میرے ہمراہ میرے ایک شاگرد یعقوب احمد صاحب بھی تھے۔ جب میرا مشکیزہ چوری ہو گیا تو شدتِ پیاس کی وجہ سے میں نڈھال ہو گیا۔ ہمارا لاری ڈرائیور ریت میں راستہ بھول گیا تھا اور وہ صحرائی علاقہ میں ریتلے میدان میں اِدھر اُدھر راستہ کی تلاش میں گھومتا رہا جس کی بناء پر لاری کا انجن زیادہ گرم ہو گیا۔ میں اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جس کی وجہ سے تشنگی نے بہت ستایا مگر پانی میسّر نہیں تھا۔ میری حالت دگرگوں ہو گئی۔ میں نے یعقوب احمد کو کہا کہ اوپر سامان میں دودھ کی ایک بوتل پڑی ہوئی ہے اس کی تلاش کریں۔ تلاش کرنے پر اسے دودھ کی بوتل

ل گئی جسے پی کر میرے دل کو تسکین ہوئی۔ اس
خشکی کے سفر میں ہمیں لوگولینڈ۔ ڈھومی۔
نائیجیریا۔ کیمرون۔ چاڈ۔ سوڈان کے علاقہ جات
سے گزرنا پڑا۔ گرمی نہایت شدت کی تھی۔ شام
کے چار بجے ہماری لاری کا سفر شروع ہوتا تھا
اور پھر صبح دس بجے تک جاری رہتا تھا لیکن دس
بجے صبح کے بعد سے چار بجے شام تک بوجہ
شدتِ گرمی سفر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دورانِ
سفر لیگوس میں چند روز قیام کرنا پڑا۔ دورانِ
قیام جماعتِ احمدیہ لیگوس نے ہمارے اعزاز
میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا جس میں شہر
کے معززین کو مدعو کیا۔ برادرم الحاج مولوی
فضل الرحمٰن حکیم صاحب ان دنوں نائیجیریا میں
مبلغ انچارج تھے وہ ہمارے ساتھ بڑی شفقت
سے پیش آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے ساتھی کی مکّہ میں وفات

پورٹ سوڈان سے ہم بذریعہ جہاز جدّہ
کے لئے روانہ ہوئے اور ۳۱ر اکتوبر ۱۹۴۶ء
کو ہم جدّہ پہنچے اور یکم نومبر ۱۹۴۶ء کو ہم مکّہ
مکرمہ پہنچے اور فریضۂ حج ادا کیا۔ بوجہ جنگِ
عظیم ثانی جہازوں کا ملنا بہت مشکل تھا اس لئے
۲۹ر نومبر ۱۹۴۶ء تک مجھے مکہ معظمہ میں ہی ٹھہرنا
پڑا۔ مکّہ سے مجھے تو جدّہ کے لئے سواری مل گئی
لیکن یعقوب احمد کو لاری میں جگہ نہ ملی جس کے

باعث وہ وہیں رُک گیا اور میں جدّہ چلا گیا
دو ہفتہ کے بعد ۱۵ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو ہمارے
معلم نور محمد صاحب مکّہ مکرمہ سے جدّہ پہنچے اور
انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ آپ کے مکّہ سے
روانہ ہونے کے دوسرے روز ہی یعقوب احمد
صاحب کو پیٹ میں شدید درد شروع ہوئی
اور وہ مکّہ مکرمہ میں ہی فوت ہو گئے اور انہیں
وہاں دفن کر دیا گیا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

قادیان میں واپسی

۲۹ر نومبر ۱۹۴۶ء سے ۲۶ر دسمبر
۱۹۴۶ء تک میں بحری جہاز کی انتظار میں جدّہ
میں مقیم رہا۔ دورانِ قیامِ جدّہ و مکّہ مکرمہ چونکہ
خاکسار کے پاس کافی رقم نہ تھی اس لئے خاکسار
صرف ایک وقت کا ہی کھانا کھاتا رہا۔ اس کی وجہ
یہ تھی کہ میرے پاس کیش رقم نہ تھی بلکہ سٹرلنگ
ایریا کے کچھ چیک تھے جو کہ مکّہ اور جدّہ سے
کیش نہ ہو سکے۔

بالآخر ۲۶ر دسمبر ۱۹۴۶ء کو خاکسار جدّہ
سے بذریعہ INGLISTAN جہاز کراچی کے
لئے روانہ ہوا۔ جب ہمارا بحری جہاز روانہ ہوا
تو سمندر میں سخت طوفان تھا جس کی وجہ سے
اکثر مسافر جہاز میں بیمار ہو گئے اور خاکسار بھی
بیمار ہو گیا۔

اس جہاز کے بارہ میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ

بوجہ طوفان جہاز غرق ہوگیا ہے لیکن بفضلِ خدا
ہمارا جہاز اپنے مقررہ وقت سے بہت دیر
کے بعد کراچی بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ پھر کراچی سے
مَیں حجاج کی ٹرین میں سوار ہوکر بٹالہ پہنچا اور پھر
وہاں سے ۷ر جنوری ۱۹۴۷ء کو قادیان پہنچا۔

احبابِ جماعتِ احمدیہ قادیان کثیر تعداد
میں ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ حضرت مولوی
سرور شاہ صاحب مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ عنہ کی کار میں بٹھا کر ریلوے اسٹیشن
سے دارالضیافت لے گئے۔ دوسرے روز
خاکسار قصرِ خلافت میں جاکر حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی رضؓ سے ملا۔

پچاس پونڈ کی رقم جو کہ جماعتِ احمدیہ
گولڈ کوسٹ نے مجھے راستہ کے اخراجات
کے لئے دی تھی وہ مَیں نے اسی طرح حضور
کے پیش کر دی اور حضور نے وہ رقم وکیل التبشیر
صاحب کو جماعت کے کاموں کے لئے عطا
فرما دی۔

۱۳ر جنوری ۱۹۴۷ء کو قادیان میں خاکسار
کے اعزاز میں مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ایک
عصرانہ دیا گیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ عنہ نے افریقہ میں تبلیغ کے موضوع
پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ قومیں جن کی تعداد ہم سے
کہیں زیادہ ہے انہیں یہ سعادت
حاصل نہیں اور مولوی نذیر احمد
مبشر کو اس عمارت کی ایک
بنیادی اینٹ بننے کی سعادت
حاصل ہوئی۔"

(الفضل ۱۵ر جنوری ۱۹۴۷ء)

میری شادی

میرا نکاح جنوری ۱۹۲۸ء کو ہوا تھا۔
اب جب مَیں واپس ہوا تو میری داڑھی میں سفید
بال ظاہر ہو چکے تھے۔ میری شادی کے موقع پر
جو نوٹ الفضل میں شائع ہوا اس کے الفاظ یہ
تھے:۔

"اِسلام کے لئے ایک احمدی
نوجوان کی شاندار قربانی"

"ایسے طالع مند اور خوش بخت نوجوانوں
میں سے ہمارے ایک نوجوان مجاہد مکرم مولوی
نذیر احمد مبشر سیالکوٹی ہیں جو مسلسل گیارہ سال
افریقہ میں مجاہدانہ خدمات اور سرفروشانہ تبلیغ
اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں
واپس تشریف لائے ہیں ... اب جبکہ نوجوانی کا
بہترین زمانہ خدا تعالیٰ کی راہ میں گزار کر لوٹے
ہیں تو داڑھی میں سفید بال آچکے ہیں۔ عنقریب
رخصتانہ کی وہ تقریب منعقد ہونے والی ہے
جو محض اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر گیارہ سال سے
ملتوی چلی آرہی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ اِس مخلص نوجوان کی اس بہترین قربانی
کو خاص طور پر شرفِ قبول عطا فرمائے اور اس
جوڑہ پر اپنے برکات نازل کرے ..."
(الفضل ۱۳ر فروری ۱۹۴۷ء)

ربّنا تقبل منّا انّك
انت السمیع العلیم
وتُب علینا انّك
انت التوّاب الرّحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراءِ اضلاع صدران مربّیان و معلمینِ سلسلہ توجّہ فرمائیں

اِس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۲۸ر اگست ۱۹۷۹ء بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے اور عمر کے لئے ۱۷ سال کی حد مقرر ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ لیکن میٹرک تھرڈ ڈویژن اور ۱۷ سال سے زائد عمر کے امیدوار کی دیگر صلاحیتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ان کے داخلہ کی خصوصی اجازت کے لئے حضور کی خدمت میں سفارش کی جا سکتی ہے۔ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی درخواست آپ کی معرفت آنی چاہیئے اور درخواست میں امیدوار کی عمر، تعلیم، میٹرک کے امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور ڈویژن کی تصدیق بھی فرمائیں۔

امید ہے آپ اپنی جماعت کے ہونہار دین کا شوق رکھنے والے اور مخلص نوجوانوں اور ان کے والدین کو اس کے لئے تحریک فرمائیں گے اور اِس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ واحسن الجزاء۔

(قائم مقام وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغ واقفینِ زندگی سے مسیحِ پاک کی توقعات

۱۹۰۷ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس خواہش کا اظہار فرمایا کہ سلسلہ کی طرف سے واعظین باہر بھجوائے جائیں۔ اِس غرض کے لئے حضور نے جماعت کے سامنے وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی۔ حضور کی اِس تحریک پر کئی صحابہ نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ حضور نے اس وقت جو فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور واقفین سے کیا توقعات رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ واقفین کو امام کی ان توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا:- "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کا نمونہ دیکھنا چاہیئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دُنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلّغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اُس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔۔۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں اور ہر جگہ جائیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ انکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سُنکر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپکو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سُنتا ہے اس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اِس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔" (بدر ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیحؑ پر ایک لطیف استدلال

(مکرم مرزا محمد افضل صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سے عظیم امور سرانجام دیئے ان عظیم الشان کاموں میں سے ایک بہت ہی اہم کام حضرت مسیح ابن مریمؑ کو وفات یافتہ ثابت کرنا ہے چنانچہ آپ نے قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہؐ، لغت عرب اور عقلاً بھی یہ ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو دلائل پیش فرمائے ان کا ردّ آج تک کسی نے پیش نہیں کیا ایسا ردّ جو حقیقت اور صداقت پر مبنی ہو۔ بہرحال آپ نے احادیثِ نبویہؐ سے جو دلائل اس مسئلہ پر پیش فرمائے ان میں سے میں صرف ایک دلیل کو یہاں درج کرتا ہوں اور اگر کسی دل میں خوفِ خدا ہو اور تعصب سے پاک سوچ رکھتا ہو تو اس کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے وفاتِ مسیحؑ کے بارے میں کیونکہ

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسیح آوے اس کو میرا سلام کہنا۔ اس حدیث کے مطلب میں غور کرنا چاہیئے اگر مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود تھے تو خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ملاقات معراج میں کی تھی اور نیز حضرت جبرائیل ہر روز وہاں سے آتے تھے کیوں نہ انکے ذریعہ سے اپنا سلام پہنچایا اور پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعد از وفات آسمان پر ہی گئے تھے اور وہاں ہی حضرت مسیح بھی ہیں اور حضرت مسیح کو تو خود رسول کریمؐ کے پاس سے ہو کر زمین پر اترنا تھا تو پھر اس کے کیا معنی ہوئے کہ زمین والے ان کو آنحضرتؐ

کا سلام پہنچائیں کیا اسی صورت میں حضرت عیسیٰؑ ان کو یہ جواب نہ دیں گے کہ میں تو خود ان کے پاس سے آتا ہوں تو تم یہ سلام کیسا دیتے ہو۔ یہ تو مثال ہوئی کہ گھر سے میں آؤں اور خبریں تم دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریمؐ اور آپؐ کے اصحابؓ کا یہی عقیدہ اور مذہب تھا کہ حضرت مسیحؑ فوت ہو گئے ہیں اور دُنیا میں واپس نہیں آسکتے اور آنے والا مسیح اسی اُمّت میں سے بروزی رنگ میں ہوگا۔"

(ملفوظات روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

پس یہ نکتہ اور حدیثِ نبویؐ کا یہ پہلو قابلِ غور ہے اور واقعی اپنے اندر اس صداقت کو رکھتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔

کسی بات کے انکار کرنے کے لئے یا کسی بات کو قبول کرنے کے لئے بھی معقول وجہ اور مثبت دلیل ہونی چاہیئے ہاں انکار برائے انکار کے رویّہ کو کوئی نہیں بدل سکتا اور نیک فطرت انسان ہر صداقت کو قبول کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتا ہے۔ خدا کرے سعید روحیں امام الزمان حضرت احمد علیہ السلام کو پہچانیں اور آپ کے پُراثر کلام اور بادلیل بیان سے استفادہ کرکے اس صداقت کی معرفت حاصل کریں جو آئے لے کر آئے۔

امین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے قارئینِ کرام کی رائے

رسالہ "تحریکِ جدید" اب نہایت موزوں تحریرات اور ضرورتِ حقہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اَور جلاء اور تاثیر عطا فرمائے تا اس کا صحیح مقصد حاصل ہو۔ یکصد روپیہ بطور چندہ ماہنامہ تحریکِ جدید ارسال کر رہا ہوں۔

(سید عبدالرزاق شاہ۔ کراچی)

آپ کو رسالہ تحریکِ جدید پسند آیا نہایت ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسالہ کو اَور زیادہ مفید بنانے کی توفیق دے۔ آمین

(نورالدین منیر)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احبابِ جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیارِ شناخت نبوت۔ وحی۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخِ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظامِ بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱۔ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسوداتِ کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو جلد کاپیاں داخل کی جائیں (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کر کے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی

کر سکے (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتّب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہُوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اسکے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶ الف) مستحقِ انعام قرار دئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے مصنفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنیوالے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنّف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ لویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم ۲ دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنّف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دیکر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنّف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدرِ محترم سے استصواب کر لے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

(مرتبہ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہریمی)

امریکہ

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم WEST COAST سے لکھتے ہیں ماہ مئی کے نصف آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مغربی کینیڈا کی دوسری سالانہ کنونشن منعقدہ EDMANTON میں شرکت کی اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر افتتاحی تقریر کی نیز ایک اجلاس کی صدارت بھی کی۔

سوال وجواب کی ایک مجلس میں مختلف دینی سوالات کے جوابات دئے۔ اس میں غیر از جماعت بھی موجود تھے۔ یہ مجلس دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ مغربی کینیڈا کی جماعتوں کا دورہ کیا اور اسلامی روایات خصوصاً مستورات کو سر ڈھانکنے کی طرف توجہ دلائی۔

ایڈمنٹن میں دو فجی احمدیوں کے گھروں میں گیا ان کے سوالات کے جوابات دئے۔

ایڈمنٹن سے ۸۰ میل CALGARY کی جماعت میں بھی گیا۔ یہاں بعض احباب میں اختلافات تھے۔ مناسب نصائح کیں مختلف مواقع پر دو تقاریر کیں۔ الحمد للہ کہ سب نے آپس میں اختلافات کو ختم کر کے تعاون و اتفاق سے کام کرنے کا عہد کیا اور ایک دوسرے سے معانقہ کیا۔ کالگری سے تین صد اسی میل SASKATOON کی جماعت میں بھی گیا جہاں اسلامک سنٹر کی ایگزیکٹو کے ممبران جن میں ایک سفید فام کینیڈین (جو ایک یونیورسٹی میں کیمسٹری کے پروفیسر ہیں) دو عرب طالب علم ایک پاکستانی پروفیسر ایک ہانی طالب علم اور چند غیر احمدیوں کی موجودگی میں یونیورسٹی کی کیمسٹری کی عمارت میں دو گھنٹہ تک اختلافی مسائل پر گفتگو کی۔

سوئٹزرلینڈ

مکرم مولوی نسیم مہدی صاحب زیورچ سے ۱۶ تا ۳۱ مئی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

زیوریچ کے ایک مشہور سکول
INTERPRETERS SCHOOL کے
طلباء و اساتذہ نے خاکسار کو "اسلام" پر تقریر
کی دعوت دی۔ تقریر چالیس منٹ جاری رہی بعد
میں ڈیڑھ گھنٹہ سوالات و جوابات ہوتے رہے
طلباء نے بہت دلچسپی لی (حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ اگست ۱۹۵۵ء
کو اسی سکول میں اسلام پر تقریر فرمائی تھی)
زیادہ تر سوالات ایران، عورتوں کے اسلام میں
حقوق، تعدد ازدواج، پردہ، حرمت خمر و
خنزیر پر پر تھے۔

دوسوس (SSIES) نوجوان ۱۰۰ کلومیٹر
دُور BASEL مقام سے جمعہ کی نماز دیکھنے اور
خطبہ سننے آئے۔ ان کی خواہش پر ان کو خطبہ کی
فوٹو کاپی دی گئی۔ نماز کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ مسجد میں
مختلف امور پر بحث کرتے رہے اور جاتی دفعہ
لٹریچر لے کر گئے۔

ایک سوس نوجوان لڑکی ڈیڑھ سال قبل
مسجد آئی تھی اُس نے بتایا کہ کسی غیبی آواز نے
اس کو کہا ہے کہ مسلمان ہو جاؤ چنانچہ اسی روز
سے اس نے اپنا نام عائشہ رکھ لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا

مکرم مولوی عبد المغنی زاہد صاحب
IKARE AKOKO سے اپنی رپورٹ ۱۵ مئی

۲۱ مئی میں لکھتے ہیں کہ مسجد میں دو تقاریر کیں پہلی
تقریر میں غیر اسلامی رسومات کو ترک کرنے کی
تلقین کی اور دوسری میں دیانت و امانت کے
بارہ میں اسلامی تعلیمات کی وضاحت کی۔

۲۰ مئی کو OGLAGI کے قصبہ میں
حقیقہ کی تقریب کے موقع پر تقریر کی جس میں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، آپؑ کا
مقام اور مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اِس تقریب میں
بہت سے غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔

انفرادی گفتگو کے ذریعہ دس افراد
تک پیغامِ حق پہنچایا۔ شن ہاؤس میں ایک پرنسپل
صاحب مسٹر ٹولو تشریف لائے ان سے اسلام
اور عیسائیت کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو
ہوئی۔ انہیں جماعتِ احمدیہ کے عقائد اور نمایاں
کارناموں سے آگاہ کیا۔ موصوف کا تعلق اگرچہ
ایک مسلم گھرانے سے ہے لیکن دورانِ تعلیم عیسائی
ہو گئے۔ اب انہیں دوبارہ اسلام سے دلچسپی پیدا
ہوئی ہے چنانچہ انہوں نے ہماری بک شاپ سے
قرآن کریم انگریزی اور یوروبا نیز دوسری بہت سی
کتب خریدیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں آغوشِ اسلام
میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

OGLAGI کے روایتی حکمران جسے
OBA کہتے ہیں ایک وفد کے ہمراہ ملاقات کی۔
OBA نے خاکسار سے درخواست کی کہ وہ ان
کے لئے اور ان کے باشندوں کے لئے دعا کرائیں

چنانچہ خاکسار نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا کرائی۔
OBA نے شکریہ ادا کیا اور الوداع کہنے کے لئے
اپنی رہائش گاہ سے باہر تک آئے۔

مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب اجیبواوڈے
سے مئی کے آخری ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں
کہ :-

خاکسار اجیبواوڈے سے ۸ کلومیٹر کے
فاصلہ پر IRIOSAN کے مقام پر نصرت جہاں
سکیم کے تحت ہسپتال زیرِ تعمیر ہے اور ۸ کلومیٹر
کے فاصلہ پر IMODI کے مقام پر ایک مسجد
زیرِ تعمیر ہے ان دونوں جگہوں کی نگرانی کے لئے
اکثر وہاں جانا پڑتا ہے۔

اِس عرصہ میں مشن ہاؤس میں آٹھ غیر از
جماعت دوست تشریف لائے ان کو اسلام کی
تعلیم سے روشناس کرایا۔ سوالات کے جوابات
دئے اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

ہمارے ایک لوکل احمدی ہر جمعہ کو یہاں
کے جیل خانہ میں جا کر نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔
وہاں کے مسلمان دوستوں کو تبلیغ بھی کرتے ہیں۔
خاکسار اتوار کو وہاں جاتا ہے۔ ان کے سوالات
کے جوابات دئے جاتے ہیں، الحمد للہ کہ گذشتہ
دنوں گیارہ دوستوں نے وہاں سے بیعت کی تھی۔
مزید دوست تیار ہیں۔

بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں اور عورتوں
کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھایا جاتا
ہے۔ اِسی طرح درس قرآن کریم و حدیث ہر جماعت
میں باقاعدگی سے ہوتا ہے۔

تنزانیہ

مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب ٹانگا سے
لکھتے ہیں کہ :-

درس و تدریس کے علاوہ تبلیغ و اشاعتِ
اسلام کے سلسلہ میں بہترین مواقع میسّر آئے مشن
ہاؤس آنے والے احباب کے علاوہ بیرونِ مشن
مختلف محلہ جات، دفاتر اور دکانوں پر پہنچ کر پیغام
حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ آمد مسیح موعودؑ۔ الوہیتِ مسیحؑ۔
اور کفارہ یسوع پر محفلیں منعقد کیں جو کئی احباب
کے غلط نظریات کے ازالہ کا باعث ہوئیں۔

مختلف علاقوں کا تبلیغی سروے کیا۔
اِس کے نتیجہ میں بعض ایسے علاقے سامنے آئے
جہاں تبلیغ کے اچھے مواقع ہیں۔ اسی طرح دو
دو وفود دو دو افراد پر مشتمل مختلف مقامات پر
بھجوائے تاکہ وہ گھوم پھر کر پیغامِ حق پہنچائیں۔
ہر دو وفود نے اسلام کی حسین تعلیم سے روشناس
کرانے کے ساتھ ساتھ جماعت کی دُنیا بھر میں
خدمتِ اسلام سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

اور دُعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس واجبی نرخوں پر

خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۴۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کی

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں

نیز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۳۱۱۴۶۳

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرّبات

۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حبِّ اٹھرا	مکمّل کورس	پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں	مکمّل کورس	تیس روپے
زد جامِ عشق	ایک ماہ کیلئے	تیس روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ؛ ربوہ فون ۶۳۸

نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لاویں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کپڑے کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔ بی۔ انارکلی لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ
دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں
پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ
وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ
۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

کپڑے کی عظیم دکان
مراد کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار فیصل آباد
فون نمبر ۲۲۷۴۰ —— ۶۷۷۶۷
ہر قسم کے پارچات۔ اونی۔ سوتی۔ ریشمی۔ بنارسی ساڑھیاں۔ لہنگا سوٹ۔ کمبل۔ گرم سوٹنگ
وغیرہ واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لاویں۔
بشیر احمد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار
فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
ویووار کیل چپل۔ پٹرل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیے
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
۲۵-C کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳